ڈاکٹر فوزیہ اسلم/ساجد عباس
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد
شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

اردو املا: چند معروضات

Dr Fouzia Aslam

Assistant Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad

Sajid Abbas

Department of Urdu, NUML, Islamabad

Urdu Imla: Some Important Notes

Imla (spellings) is the most important and basic issue in a language. Incorrect spellings can change the meanings of a word and can give a wrong perception to the conversation, so it is necessary to put every letter of a word in the correct place. Urdu language, like other languages of the world, also has many issues of spellings. Variation in shapes of letters according to their placement is a major issue which confuses the language learner. Some common issues in this background are discussed in the article.

املا دراصل لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کے استعمال کا نام ہے۔ اگر حرفوں کو لفظ میں صحیح جگہ پر نہ لکھا جائے یا صحیح حرف جو کہ استعمال کرنا چاہیے اگر نہ کیا جائے اور اس کے بجائے کوئی دوسرا حرف اس جگہ پر لکھ دیا جائے تو املا غلط ہو جاتا ہے۔

کسی بھی زبان کا استعمال جب بڑھتا ہے اور مختلف لوگ اسے تحریر کرتے ہیں تو زبان کے واضح قواعد سے لاعلمی یا ان کے موجود نہ ہونے کے باعث اپنی مرضی سے لفظ کو تحریر کر دیا جاتا ہے۔ مختلف لوگ جب اپنی اپنی مرضی سے کسی لفظ کو تحریر کرنے لگتے ہیں تو اس کی وجہ سے املا اختلافات اور غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اسی غلط املا کی تقلید ہونے لگتی ہے جو رواج بن جاتی ہے۔

اردو نے بھی جب بولی سے زبان کے مدارج طے کرنا شروع کیے اس کا استعمال بڑھا، زبان کے مقام پر فائز ہونے کے بعد یہ تحریر میں استعمال ہونا شروع ہوئی۔ مختلف لوگوں نے مختلف املا لکھا۔ وہ تحریر جب کسی دوسرے نے پڑھی تو وہ املا اس کے لیے سند بن گیا۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے جب اہل علم کو یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ اگر یہ املا کے اختلافات اسی طرح

بڑھتے رہے اور اپنی اپنی مرضی کے مطابق املا تحریر کیا جاتا رہا تو پھر ایک دن اس زبان میں اتنے اختلافات پیدا ہو جائیں گے کہ اس کا سیکھنا ایک مسئلہ بن جائے گا۔ یہ خدشہ انھیں متحرک کرتا ہے اور وہ اصلاح املا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

ہر کام کی طرح اصلاح املا کے کام کی طرف بھی ابتدا میں چند اہل علم نے توجہ کی اور انفرادی سطح پر اردو املا کی اصلاح کے کام کا آغاز کیا۔ تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اردو املا کی اصلاح کی طرف سب سے پہلے قدم بڑھانے والوں میں اہم نام مولانا احسن مارہروی کا ہے۔ جنھوں نے رسالہ فصیح الملک مئی ۱۹۰۵ء کے ذریعے اپنی کوششوں کا آغاز کیا اور اصلاح املا کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کیں۔ ان کی یہ تجاویز مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہوئیں جن میں رسالہ ''اردو''، رسالہ ''ہندوستانی'' اور اخبار ''ہماری زبان'' اہم ہیں۔

مولانا احسن مارہروی کی اصلاحِ املا کی ان کوششوں نے کئی دوسرے اہل علم کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کروالی اور انھوں نے اصلاح املا کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کا آغاز کیا۔ اصلاح املا کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی تا کہ طرز تحریر اور املا سے اختلافات اور غلطیاں دور کر کے اس میں یکسانیت اور یک رنگی پیدا کی جا سکے تا کہ جن لوگوں کا واسطہ اردو زبان کی تحریر سے پڑے وہ اختلافات کی دلدل میں پھنسنے کے بجائے ایک طرح کے املا کو اپنا سکیں اور نئے سیکھنے والوں کے لیے بھی مشکلات پیدا نہ ہوں۔ اردو املا کی اصلاح کے حوالے سے انفرادی سطح پر جن اکابرین نے کوششیں کیں اور اپنا کردار ادا کیا ان میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، جوش ملیح آبادی، ڈاکٹر سہیل بخاری، وارث سرہندی، ڈاکٹر آمنہ خاتون، مولوی غلام رسول اور ان سے قبل ناسخ، انشا اور غالب کے نام نمایاں ہیں۔ مقالے کے پہلے باب میں ان حضرات کی طرف سے اصلاحِ املا کے حوالے سے کی گئی کوششوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور باب کے دوسرے حصے میں اصلاح املا کی تحریک جس کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا کی اصلاحِ املا کے حوالے سے کی گئی کوششوں کو سپردِ قلم کیا گیا ہے۔

جب اصلاح املا کا کام با قاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر گیا تو مختلف اکابرین علم نے اپنے اپنے علم، ذہانت اور تجربے کی بنا پر اصلاح املا کے حوالے سے مضامین تحریر کیے اور اپنے اس عمل کے ذریعے سے اصلاح املا کے کام کی اہمیت و ضرورت کو اجاگر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ اہل علم نے اصلاح املا کے حوالے سے مضامین سے ایک قدم آگے بڑھ کر اپنی کمال دلچسپی کا ثبوت دیتے ہوئے اس حوالے سے کتابیں تحریر کیں۔ ان میں مولوی غلام رسول، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، رشید حسن خاں، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر اعجاز راہی اور ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے نام نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔

اصلاح املا کے حوالے سے اگرچہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر بہت سی کوششیں ہو چکی ہیں اور جن کے ثمرات بھی اردو املا میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود آج بھی اردو املا میں کچھ اختلافات باقی ہیں۔

سابقہ کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری تھا کہ املا میں موجود اختلافات کو ختم کیا جائے اور اردو املا میں یکسانیت قائم کی جائے۔ اس مضمون میں اس کام کو سرانجام دینے کے لیے اہل علم کی کچھ کتابوں کو مشعل راہ بنایا گیا ہے۔

ان کتابوں میں ''املا اور رموز اوقاف کے مسائل'' مرتبہ ڈاکٹر اعجاز راہی، ''اردو املا و رموز اوقاف'' ڈاکٹر گوہر نوشاہی، ''اردو املا و قواعد'' ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ''اردو کیسے لکھیں'' رشید حسن خاں اور ''املا نامہ'' ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نمایاں حیثیت کی حامل کتب ہیں۔

ان کتب کی مدد اور رہنمائی سے اردو املا کے حوالے سے چند سفارشات پیش کی جاتی ہیں جنھیں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کا تعلق تنوین، ہائے مختفی، امالہ، الف مقصورہ، اضافت اور ہمزہ جیسے اہم امور سے ہے۔

جبکہ سفارشات کا دوسرا حصہ مجموعی طور پر اردو املا کے حوالے سے ہوگا۔

حصّہ اوّل: منتخب امور

ا۔ تنوین

اردو میں فقط دو زبر کی تنوین استعمال ہوتی ہے۔ دو پیش کا استعمال نہیں ہوتا اور دو زیر کی تنوین کی صرف ایک مثال ملتی ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ۔

تنوین کے حوالے سے یہ سفارش ہے کہ اردو میں جس لفظ کے آخر میں تنوین لگائی جائے اس کے آخر میں پہلے ''الف'' کا اضافہ کیا جائے پھر اس پر تنوین لگائی جائے۔

۲۔ ہائے مختفی

ا۔ ہندی الاصل الفاظ کے آخر میں ''ہ'' کے بجائے ''الف'' ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ ''الف'' سے لکھے جائیں مثلاً:

درجا، پہیا، پتا، دھبا، ناشتا، پراٹھا، لاڈلا، نقشا، بدلا، خاکا، سموسا، میلا، بٹوا، ڈبیا، اڈا، ٹھیکا، ڈاکا، انڈا، تولیا، سلطانا (ڈاکو)، جانگیا، جھونپڑا، غبارا، کھانا، نزخرا، ہیجڑا، چوبارا، دوغلا، تماشا، سروتا، شکرخورا، ناشکرا، نولکھا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ یورپی اور ترکی وغیرہ کے الفاظ بھی ''ہ'' کے بجائے ''الف'' سے لکھے جائیں مثلاً:

کمرا، تمغا، کیمرا، مارکا، قورما، مربا، شوربا، سقا، ڈپلوما، ڈراما، آسٹریا، امریکا، افریقا۔

۳۔ عربی فارسی کے ایسے الفاظ جو ختم تو ''ہ'' پر ہوتے ہیں لیکن اردو میں وہ ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتے جو ان کے اصل معنی ہیں۔ بلکہ اردو میں ان کا مطلب کچھ اور لیا جاتا ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ اردو میں ''الف'' سے لکھے جائیں۔ مثلاً ''حلوہ'' عربی میں مٹھاس اور حلاوت کو کہتے ہیں۔ اردو میں ایک خاص ڈش ہے۔ اس لیے اسے ''حلوا'' لکھا جائے۔ اسی طرح ''بدلہ'' کپڑوں کے سوٹ کو کہتے ہیں۔ اس لیے اردو میں اسے ''بدلا'' لکھا جائے۔

۴۔ ہندی کے وہ نام جو بڑے بڑے شہروں سے متعلق ہیں اور جو ابتدا ہی سے ''ہ'' سے لکھے جا رہے ہیں انھیں اسی طرح رہنے دیا جائے۔ جیسے: کلکتہ، ڈسکہ، آگرہ وغیرہ۔

۵۔ کچھ الفاظ ''الف'' اور ''ہ'' دونوں سے لکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں ان کے الگ الگ معنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا معنوں کی نسبت سے دونوں املا درست ہیں۔ جیسے:

چارا	چارہ	پارا	پارہ
سایا	سایہ	خاصا	خاصہ
زردا (تمباکو)	زردہ (میٹھے چاول)		

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے آخر میں ہائے مختفی لکھنا غلط ہے۔
مصرع، موقع، مع، برقع، تنازع، انھیں مصرعہ، موقعہ، معہ، برقعہ، تنازعہ لکھنا غلط ہے۔ مع کو معہ لکھنا بھی غلط ہے اور بمعہ اس سے زیادہ غلط ہے۔ کیونکہ با اور مع دونوں ہم معنی ہے۔ پہلا فارسی جبکہ دوسرا عربی لفظ ہے۔

۳۔ الف مقصورہ

۱۔ الف مقصورہ سے لکھے جانے والے قرآنی اور مروج الفاظ کا املا برقرار رکھا جائے۔ مثلاً:
عیسیٰ، موسیٰ، یحییٰ، مصطفیٰ، تقویٰ، صغریٰ، کبریٰ، بشریٰ، مرتضیٰ، طوبیٰ، الہدیٰ، دعویٰ، لیلیٰ، فتویٰ، ادنیٰ، اعلیٰ وغیرہ۔

۲۔ الف مقصورہ سے لکھے جانے والے الفاظ اضافت کی صورت میں ''الف'' سے لکھے جائیں جیسے:
لیلیٰ سے لیلائے شب
فتویٰ سے فتوائے جہاں داری
دعویٰ سے دعوائے پارسائی
موسیٰ سے موسائی
عیسیٰ سے عیسائی

۳۔ عربی کے وہ الفاظ جو عربی میں الف مقصورہ سے لکھے جاتے ہیں لیکن اردو میں ابتدا ہی سے انھیں ''الف'' سے لکھنے کا چلن ہے۔ وہ بدستور ''الف'' سے لکھے جائیں۔ جیسے:
مولا، تماشا، منقا، نصارا، مصفا، مدعا وغیرہ۔

۴۔ اضافت

۱۔ ہائے مختفی لفظ کے آخر میں ہو تو اضافت کے لیے کسرہ کے بجائے ''ء'' لگایا جائے جیسے:

دیدۂ غم	روزۂ رمضان	بادۂ ناب
مطبوعۂ لاہور	نالۂ دل	تذکرۂ شعرا

۲۔ ہائے ملفوظی (جو آواز دے) آخر میں ہو تو کسرہ لگایا جائے۔ جیسے:
گرہِ پیچدار راہِ پرخطر ماہِ نو
آہِ نیم شبی

۳۔ جن الفاظ کے آخر میں ''ء'' ہو تو اضافت/ترکیب کی صورت میں یائے مجہول کا اضافہ ہوگا۔ جیسے:
بقائے دوام علمائے کرام مئے ناب وغیرہ

۴۔ جن الفاظ کے آخر میں ''ی'' ہو اردو میں اضافت و ترکیب میں اس پر ''ء'' آئے گا۔ جیسے:
شومئی قسمت خوبیٔ تقدیر ترقیٔ ادب وغیرہ

۵۔ لفظ کے آخر میں ''و'' ہو تو ترکیب میں ''ئے'' لکھی جائے گی۔ جیسے:
رو سے روئے روشن

سو سے سوئے کعبہ

۶۔ اردو ہندی الفاظ کی ترکیب میں یا ایک اردو ایک فارسی لفظ کی ترکیب میں کسرہ یا ''ء'' استعمال نہیں ہوگا بلکہ کا۔ کی۔ کے استعمال ہوگا جیسے:

آنکھ کا تل سڑک کے کنارے آنسوؤں کا سیلاب سمندر کی سطح

انھیں تلِ آنکھ کنارِ سڑک سیلابِ آنسواں لکھنا غلط ہے۔

۵۔ ہمزہ

۱۔ فارسی اور عربی کے کئی الفاظ میں ''ی'' لکھی جاتی ہے۔ لیکن اردو میں یہ ہمزہ سے رائج ہیں۔ اس لیے ان الفاظ کو ''ء'' سے لکھا جائے جیسے:

آرائش آسائش پیمائش آئندہ پائندہ

مشائخ لائق فائق وغیرہ

۲۔ لفظ کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اضافت کے وقت ''ء'' آئے گا جیسے:

نالۂ دل روزۂ رمضان دیدۂ غم

۳۔ جن الفاظ کے آخر میں ''ی'' ہو تو ترکیب کی صورت پر اس پر ''ء'' آئے گا جیسے:

شومئی قسمت ترقئی ادب وغیرہ

۴۔ مؤنث، مؤدب، مؤخر، مؤثر، جرأت وغیرہ الفاظ ''ء'' سے درست ہیں۔ ان پر زبر لگانا درست نہیں۔

۵۔ جن الفاظ کے واحد ''و'' پر ختم ہوتے ہوں حرف وصل کے ساتھ اگر دو الف آئیں تو دوسری ''و'' پر ہمزہ آئے گا اور واحد ''و'' پر ختم نہ ہوتے ہوں تو پھر کسی پر ہمزہ نہیں آئے گا۔ جیسے:

ہندوؤں بچھوؤں

کچھوا اور بٹوا کی جمع پر ہمزہ نہیں آئے گا جیسے کچھوں، بٹوں۔

۶۔ عربی کے ایسے الفاظ جن میں دو ''ی'' ایک ساتھ آتی ہیں۔ انھیں اردو میں لکھتے وقت پہلی ''ی'' کو ''ء'' سے بدل دیا جاتا ہے جیسے:

تخییل کو تخئیل

تعیین کو تعئین

تزیین کو تزئین

۷۔ عربی کے جمع الفاظ میں اگر آخر میں ''ء'' ہو تو ضرور لکھا جائے ورنہ تلفظ اور معنی دونوں میں غلطی کا امکان ہے جیسے:

شہداء آراء وزراء وغیرہ درست املا ہے۔ یہ بغیر ہمزہ کے شہدا۔ آرا، وزرا بن جائیں گے۔

۸۔ اردو میں کوئی لفظ ''ء'' سے شروع نہیں ہوتا۔

جن الفاظ میں ''الف'' کے بعد ''ے''، ''ی'' یا ''و'' ہو اور دونوں ساکن ہوں تو دوہرے مصوتے ہونے کے سبب

''ے''، ''ی''، ''و'' پر ''ء'' آئے گا جیسے:

''ا'' کے بعد ''ے'' کی مثالیں:

i- جائے۔ پائے۔ رائے۔ بجائے۔ سوائے۔ سرائے۔ ہائے وغیرہ

ii- ''ا'' کے بعد ''ی'' پر ہمزہ کی مثالیں: آئی۔ لائی۔ رائی۔ نائی۔ بھائی وغیرہ

iii- ''ا'' کے بعد ''و'' پر ہمزہ کی مثالیں: گاؤ۔ لاؤ۔ جاؤ۔ بلاؤ وغیرہ۔

۹۔ عطف کے واؤ پر ہمزہ نہیں آئے گا جیسے:

ہوا و ہوس زندگی و موت وفا و جفا

۱۰۔ جب ''ے'' آخر حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو تو ہمزہ نہیں آئے گا۔ جیسے لیے۔ کیے۔ اگر زبر ہو تو ہمزہ آئے گا جیسے گئے۔ نئے وغیرہ۔

٦۔ امالہ

۱۔ وہ الفاظ جو امالہ قبول کرتے ہیں اور ان کا آخری حرف ''الف'' ''ہ'' یا ''ع'' ہو تو حرف متصل آنے پر یہ حروف ''ے'' میں بدل جائیں گے۔ جیسے:

الف کی مثالیں

ہندی اور اردو کے ''الف'' پر ختم ہونے والے الفاظ جیسے:

کھٹا، کسیلا، نیلا، پیلا، ڈھیلا، رسیلا، نکیلا، اچھا، برا، بھلا، سنہرا وغیرہ (۹)

مصرع سے مصرعے برقع سے برقعے جمعہ سے جمعے

قطع سے قطعے ضلع سے ضلعے مقدمہ سے مقدمے وغیرہ

۲۔ ایسے اسماء جو ''الف'' پر ختم ہوتے ہیں حرف وصل آنے پر متعدی جمع کی صورت میں ان اسماء کے آخر کا الف ختم کر کے ''وں'' لگاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ امالہ قبول کرتے ہیں۔ جیسے:

کتا سے کتوں تارا سے تاروں پیارا سے پیاروں

اگر وہ امالہ قبول نہیں کرتے تو ان کا آخری ''الف'' برقرار رہتا ہے اور ان کی متعدی جمع ''ؤں'' لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے:

دریا سے دریاؤں صحرا سے صحراؤں ہوا سے ہواؤں

غذا سے غذاؤں وغیرہ

سفارشات ''حصہ دوم'' (مجموعی املا)

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ اردو میں ''ط'' سے مروج ہیں۔

طشت۔ طشتری۔ طمانچہ۔ طوطی۔ غلطاں۔ طراوت۔ طعنہ

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں ''ت'' کا چلن ہے۔
تپش۔تہران۔تیار۔ناتا۔تلاطم۔توتیا۔تپاں۔تاشا۔

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ ''ذ'' سے لکھے جائیں۔
گذشتہ۔اثر پذیر۔درگذر۔سرگذشت۔دل پذیر۔بذلہ۔ذرا۔ذات

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ ''ز'' سے لکھے جائیں۔
گزارش۔شکرگزار۔زخار۔ازدحام۔باج گزار۔مال گزاری۔سگ گزیدہ۔گزند۔برگزیدہ۔گزاف۔ناگزیر۔گزربسر۔
اس کے علاوہ انگریزی اور دیگر یورپی زبانوں کے الفاظ بھی اردو میں ''ز'' سے لکھے جائیں جیسے گزٹ۔رزلٹ وغیرہ۔

۵۔ عربی کے مرکبات، جملے، اجزا یا عبارت کو عربی طریقے سے لکھا جائے جیسے علیٰ الحساب، بالخصوص، حتی الامکان، علیٰ العموم، علی الصباح، حتی المقدور، علی ہذا القیاس وغیرہ۔

۶۔ ''لال'' سے ہندی نام درست ہیں جیسے رام لال، موتی لال، لال رنگ وغیرہ۔عربی نام ''لعل'' سے لکھنے چاہیں جیسے لعل محمد، میرے لعل، لعل حسین وغیرہ۔

۷۔ شہروں وغیرہ کے مشہور نام جن کا ''نون غنہ'' سے ابتدا ہی سے چلن ہو چکا ہے خاص طور سے مسلمانوں کے رکھے ہوئے نام ''نون غنہ'' سے ہی لکھے جائیں باقی اردو الفاظ میں ''م'' لکھا جائے۔جیسے:
۱۔ استنبول۔انبالہ۔کنبوہ
۲۔ چمبیلی۔تمباکو۔اچمبھا۔سمبھل وغیرہ
''نون غنہ'' اور ''ب'' والے الفاظ اگر عربی فارسی کے ہوں تو ''ن ب'' سے لکھے جائیں۔جیسے گنبد۔دنبہ۔تنبیہ۔منبر وغیرہ۔اگر ہندی کے ہوں تو ''م'' سے لکھے جائیں۔جیسے تمباکو۔چمبیلی

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ اسی طرح درست ہیں کیونکہ یہ املا مروج ہے۔کوئی اور املا غلط ہوگا جیسے پاؤں۔گاؤں۔چھاؤں۔کنواں۔گیہوں۔دکان۔بڑھاپا۔گہما گہمی۔پجاری۔حیات۔نجات۔پروا۔دوم۔سوم۔شکوہ۔مسالا۔رضائی۔خربوزہ۔تربوزہ۔طلبہ۔آئیں۔جائیں۔لائیں وغیرہ۔
ان الفاظ کو حیاۃ۔پرواہ۔دوئم۔سوئم۔شکوا۔مصالحہ۔طلبا۔ان شاءاللہ۔گھما گھمی۔رزائی۔پوجاری۔آیں۔دوکان۔بوڑھاپا۔پانو۔گانو لکھنے کا اردو میں چلن نہیں۔

۹۔ علاءالدین۔ذکاءالدین۔بہاءالدین میں ''ء'' درست ہے۔ان لفظوں کے درمیان ''و'' درست نہیں ہے۔جیسے ''علاؤالدین'' غلط ہے۔

۱۰۔ جن الفاظ کی ابتدا میں ''ب'' ہے۔اسے ملا کر لکھا جائے جیسے:
بخیریت۔بحالی۔بکثرت

۱۱۔ ''ال'' عربی الفاظ کے ساتھ درست ہے۔ اس لیے ''ال'' دوسری زبانوں کے الفاظ کے ساتھ لکھنا غلط ہے۔ جیسے قریب المرگ۔ فوق البھڑک۔ گنج العرش۔ المشہو روغیرہ۔

۱۲۔ عش عش درست نہیں اش اش درست ہے۔

۱۳۔ اردو کے لحاظ سے ''قسائی'' ''س'' سے لکھنا چاہیے۔

۱۴۔ مندرجہ ذیل لفظ اسی طرح درست ہیں:

خردبین۔ خردسال۔ انھیں خوردبین اور خوردسال لکھنا غلط ہے۔

۱۵۔ حصے کے معنوں میں ''جزء'' اور ''جزو'' دونوں درست ہیں۔ جیسے:

جزدان۔ جزوبدن۔ جزوی وغیرہ۔ اردو میں ''جزو'' زیادہ مستعمل ہے۔

۱۶۔ ''ھ'' سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اس لیے ھمیشہ، ھمدرد، ھے۔ ھیں لکھنا غلط ہے۔

۱۷۔ مندرجہ ذیل املا غلط ہیں:

حیرانگی۔ درستگی۔ بہبودی۔ انکساری۔ تعیناتی۔ تقرری۔ تنزلی۔ دوائی۔ قریباً۔ ہمشیرہ۔ مشکور

ان کا درست املا یہ ہے: حیرانی۔ درستی۔ بہبود۔ انکسار۔ تعینات۔ تقرر۔ تنزل۔ دوا۔ قریب قریب۔ ہمشیر۔ شکر گزار۔

۱۸۔ گنتی کے الفاظ کا املا: اکاون۔ اکانوے۔ اکاسی۔ انہتر۔ اکہتر۔ اکیس۔ کتالیس درست ہے۔

انھیں اکیاون۔ اکیانوے۔ اکیاسی۔ اکیالیس لکھنا درست نہیں۔

۱۹۔ ''مسئلہ'' اس لفظ پر ''ء'' ضرور لکھنا چاہیے۔

۲۰۔ متوفیٰ (وفات پایا ہوا) اسے الف کے بغیر ''متوفی'' لکھنا غلط ہے۔

۲۱۔ عربی کے مصدر ''مغاعلۃ'' اور اس وزن کے دوسرے مصادر مثلاً مشاعرہ۔ مصافحہ۔ معانقہ۔ معاملہ۔ مباحثہ۔ معاشقہ۔ معاہدہ۔ مطالعہ۔ محاسبہ۔ مشاہدہ۔ موازنہ وغیرہ کے چوتھے اور پانچویں حرف پر زبر آتا ہے اور عربی میں ان کا تلفظ اسی طرح کیا جاتا ہے لیکن اردو میں چوتھے حرف کے زبر کو زیر سے بدل دیتے ہیں یا چوتھے حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔ عام و خاص کا یہی طرز عمل ہے۔ اس لیے عربی کی تقلید میں اس نوع کے الفاظ کے چوتھے حرف پر زبر لکھنا درست نہ ہوگا۔

۲۲۔ بادی النظر۔ قاضی الحاجات اور خالی الذھن کی ''ی'' پر پیش نہیں ہمیشہ زبر لکھنا چاہیے۔

۲۳۔ ''بابر'' کی تحقیق بتاتی ہے کہ یہ لفظ ترکی میں ''ب'' کے پیش کے ساتھ ہے۔ چنانچہ بعض حضرات اپنے اظہار علم کے لیے ''بابُر'' ہی لکھتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اردو میں ''ب'' کے زبر کے ساتھ ہی مستعمل ہے اور یہی صحیح ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ترکی کا لفظ ''بیگُم'' اردو میں ''بیگَم'' ہے۔

۲۵۔ ہندسوں میں تاریخ لکھی جائے تو عدد کے بعد ترچھا الف لکھا جائے۔ جیسے ۹/ اگست وغیرہ۔

۲۶۔ شصت بمعنی ساٹھ کو ''شست'' بھی لکھ سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ اردو میں شست کا لفظ بمعنی نشانہ یا ہدف بھی مستعمل ہے۔

اس لیے شصت کو ''س'' کے بجائے ''ص'' سے لکھنا چاہیے۔

۲۷۔ طالب کی جمع طلبہ کو اردو املا میں ''طلبا'' بھی لکھتے ہیں۔ اگرچہ عربی قاعدے کے مطابق یہ درست نہیں لیکن چونکہ طلبہ اور طلبا دونوں کا رواج عام ہو چکا ہے اس لیے دونوں طرح لکھنا درست ہے۔

۲۸۔ بعض نے ''جمادی الاول''، ''جمادی الثانی'' اور ''غوث الاعظم'' کو ''جمادی الاولیٰ''، ''جمادی الاخرہ'' اور ''الغوث الاعظم'' لکھنے کا مشورہ دیا ہے اور عربی کی رو سے یہی درست ہے۔ لیکن اوّل الذکر صورتیں غلط العام فصیح میں داخل ہوگئی ہیں۔ اس لیے پہلی ہی صورتوں میں لکھنا درست ہے۔ یعنی:

جمادی الاول۔ جمادی الثانی۔ غوث الاعظم (۱۴)

مندرجہ بالا املا اور ماہرین کی اس سے متعلق آراء پر اگر تمام قلم کار پرعزم ہو کر عمل کریں تو بڑی حد تک یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اردو املا میں پائے جانے والے اختلافات ختم ہوں اور اردو املا یکسانیت سے آشنا ہو سکے۔

تمام لکھاری اگر اپنے نثر پاروں اور اشعار کو قارئین و سامعین کے سامنے پیش کرنے سے قبل املا پر مہارت رکھنے والے اساتذہ سے املا سے متعلق اصلاح لے لیں تو اردو املا کو اختلافات سے بچایا جا سکتا ہے اور اسی صورت میں اردو زبان کے طلبہ بھی ایک جیسا املا سیکھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ (i) مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعد اردو، انجمن ترقی اردو، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان، ۲۰۰۹ء، ص ۵۰
(ii) اعجاز راہی، املا و رموز اوقاف کے مسائل، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۲۴۶

۲۔ غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر، مضمون، ''اردو املا کی تاریخ'' مشمولہ ''اردو املا و رموز اوقاف'' مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء، ص ۴۲

۳۔ غلام رسول، مضمون، ''املا کے قاعدے'' مشمولہ ''اردو املا و رموز اوقاف'' مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۶

۴۔ رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں؟ رابعہ بک ہاؤس، اردو بازار، لاہور، ص ۵۰

۵۔ اعجاز راہی، املا و رموز اوقاف کے مسائل، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص ۲۴۴

۶۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، مضمون اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں املا کے معمولات مشمولہ اردو املا و رموز اوقاف، مرتبہ: ڈاکٹر گوہر نوشاہی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء، ص ۲۸۸

۷۔ رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں؟، رابعہ بک ہاؤس، اردو بازار، لاہور، ص ۶۹

۸۔ ایضاً، ص ۷۸

۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو املا و قواعد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص ۴۱

۱۰۔ ایضاً، ص ۳۵۱

۱۱۔ رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں؟، رابعہ بک ہاؤس، اردو بازار، لاہور، ص ۶۲

۱۲۔ ایضاً، ص ۸۴

۱۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو املا و قواعد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص ۳۷۳

۱۴۔ ایضاً، ص ۳۸۵